اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

1۔۔۔معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ علم

حضرت سَیِّدُنا ابُوالحسن فقیہہ صفار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم مشہور محدث حضرت سَیِّدُنا حسن بن سُفیان نَسوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں رہا کرتے تھے، ایک بار انہوں نے فرمایا: سنو! جب مجھے علم دین سیکھنے کا شوق ہوا تو اس وقت میں نوجوان تھا، میری شدید خواہش تھی کہ میں

حدیث وفقہ کا علم حاصل کروں۔ چنانچہ ہم چند دوست (Friend) حُصُولِ علم دین کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ہم نے ایسے اساتذہ اور محدثین کی تلاش شروع کر دی جو اپنے دور کے سب سے زیادہ ماہر حدیث اور سب سے بڑے فقیہہ اور حافظ الحدیث ہوں، بڑی تلاش کے بعد ہم اس زمانے کے سب سے بڑے محدث کے پاس پہنچے، وہ ہمیں روزانہ بہت کم تعداد میں احادیث اِملاء کرواتے۔ ہم سب دوست ایک مسجد میں رہا کرتے تھے، کوئی ہماری مشقتوں اور تکالیف سے واقف نہ تھا اور نہ ہی ہم نے کبھی اپنی تنگدستی اور غربت کی کسی سے شکایت کی، اب ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ رہا بالآخر ہم نے 3 دن اور 3 راتیں بھوک کی حالت میں گزار دیں۔ ہماری کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ ہم حرکت بھی نہ کرسکتے تھے۔ چوتھے دن بھوک کی وجہ سے ہماری حالت بہت خراب تھی، پس میں نے مسجد کے ایک کونے میں جاکر نماز پڑھنا شروع کر دی اور بابرکت ناموں کے وسیلے سے دعا کی۔ ابھی میں دعا سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ مسجد میں ایک نوجوان داخل ہوا اور پوچھا: تم میں سے حسن بن سفیان (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں، وہ نوجوان بولا: ہمارے شہر کے حاکم (Ruler) طولون نے آپ کیلئے یہ کھانا بھجوایا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے کہا: تمہارے حاکم کو ہمارے بارے میں کس نے خبر دی ہے؟ تو وہ نوجوان کہنے لگا: میں اپنے حاکم کا خادمِ خاص ہوں۔ آج صبح حاکم نے مجھے بلایا اور کہا: فُلاں محلہ کی فلاں مسجد میں جاؤ، یہ کھانا اور رقم بھی لے جاؤ اور نہایت احترام سے ان لوگوں کی بارگاہ میں پیش کرنا، وہ دِین کے طالبِ علم 3 دن اور 3 راتوں سے بھوکے ہیں اور میری طرف سے ان سے معذرت کرنا کہ میں ان کی حالت سے ناواقف رہا، حالانکہ وہ میرے شہر میں تھے، کل میں خود ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگوں گا۔ اس نوجوان نے ہمیں بتایا کہ جب میں نے حاکم سے یہ باتیں سُنیں تو میں نے عرض کی: حضور! آخر کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ حاکم نے کہا: میں آرام کے لئے اپنے بستر پر لیٹا، ابھی میری آنکھیں بند ہی ہوئی تھیں کہ میں نے خواب میں ایک گھڑ (گھوڑے) سوار کو دیکھا، اس کے ہاتھ میں ایک

نیزہ تھا اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو میں رکھ دی اور کہنے لگا: فوراً اُٹھو اور حسن بن سفیان اور ان کے رفقاء کو تلاش کرو، وہ دِین کے طلبہ راہِ خدا کے مسافر 3 دن سے بھوکے ہیں اور فُلاں مسجد میں قیام فرماہیں۔ میں نے اس سوار سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں جنت کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں اور تمہیں ان دِین کے طلبہ کی حالت سے خبردار کرنے آیاہوں، فوراًان کی خدمت کا انتظام کرو۔ اتنا کہنے کے بعد وہ سوار میری نظروں سے اوجھل ہو گیااور میری آنکھ کھل گئی، بس اس وقت سے میرے پہلو میں شدید درد ہو رہاہے۔ تم یہ سارامال اور کھاناوغیرہ لے کران دِین کے طلبہ (Student) کی خدمت میں پیش کر دو تاکہ مجھ سے یہ تکلیف دُور ہو جائے۔

حضرت سیدنا حسن بن سُفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نوجوان سے یہ باتیں سُن کر ہم سب بڑے حیران ہوئے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اس رحیم و کریم مالک کی عطا پر سجدے میں گِر گئے۔

پھر ہم سب دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ابھی رات ہی کو ہمیں اس جگہ سے کُوچ کر جانا چاہئے ورنہ ہماراواقعہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گااور حاکمِ شہر ہماری حالت سے واقف ہو کر ہماراادب واحترام کرے گا،اس طرح لوگوں میں ہماری نیک نامی ہو جائے گی، ہو سکتاہے پھر ہم ریاکاری اور تکبر کی آفت میں مبتلا ہو جائیں۔چنانچہ ہم سب دوستوں نے راتوں رات وہاں سے سفر کیااور ہم مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ علمِ دین کی راہ میں ایسی مشقتوں اور تکالیف پر صبر وشکر کرنے کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک اپنے دور کا بہترین محدث اورماہر فقیہہ بنااور علمِ دِین کی برکت سے ہمیں بارگاہِ خداوندی میں اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔

(عیون الحکایات، ص ۱۱۳ ملخصاً)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۶۹)

علمِ دین کے فضائل کی کیا بات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین حُصولِ علمِ دین کیلئے کیسی کیسی مشقت و پریشانی برداشت کرتے، بھوک، پیاس اور حالات کی تنگی بھی ان کے جذبہ علم دِین کو ختم نہ کر سکی۔ ان اللہ والوں پر جب کوئی مصیبت و آزمائش آجاتی تو یہ حضرات شکوے شکایت کے انبار لگانے کے بجائے نماز اور اللہ پاک کے اسمائے مقدسہ کے ذریعے اللہ پاک سے مدد طلب فرمایا کرتے تھے۔ زمانۂ طالبِ علمی سے ہی گمنامی کی زندگی گزارنا انہیں بے حد پسند تھا، اپنی بڑائی چاہنے اور لوگوں میں مشہور ہونے جیسی بُری عادات سے ان کا دامن کبھی داغدار نہ ہوا، ان کے اِخلاص کا عالم تو دیکھئے کہ جب انہیں یہ خوف لاحق ہو جاتا کہ کہیں ان کی شہرت اور واہ واہ نہ ہو جائے تو یہ اللہ والے اس جگہ کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ کر کسی ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ جہاں انہیں کوئی پہچاننے والا نہ ہوتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ علم دِین حاصل کریں، تکبر، طلبِ شہرت اور حُبِّ جاہ جیسی خطرناک آفات سے بچتے رہیں، اخلاص کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں، علم کے حصول میں آنے والی مشکلات و پریشانیوں کو خندہ پیشانی کیساتھ برداشت کرتے ہوئے اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں اور ہر حال میں اللہ پاک کی رحمت پر بھروسا کریں، کیونکہ جو لوگ اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا رکھتے ہیں اللہ پاک ان کیلئے اس راہ میں آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علمِ دِین ایسی چیز ہے جو انسان کو دِین و دنیا میں معزز بناتی ہے۔

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علمِ (دین) ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا

حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، قرآنِ کریم میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں صراحۃً (یعنی واضح الفاظ میں) یا اشارۃً بیان فرمائی گئیں۔ (بہار شریعت، ۳/۶۱۸، ملخصًا)

آیئے! حصولِ علم کا شوق بیدار کرنے کیلئے قرآنِ پاک سے عِلْمِ دِین حاصل کرنے والوں کے چند فضائل سنئے، چنانچہ

پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ، آیت نمبر 11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

پارہ 23، سُوْرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 9 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

پارہ 22، سُوْرَۃُ الْفَاطِر، آیت نمبر 28 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مقدسہ سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً علمائے کرام بڑے درجے والے ہیں ☆ اللہ پاک نے علمائے کرام کے درجات کی بلندی کا وعدہ کیا ہے ☆ علمائے کرام کو اللہ پاک کے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں عزت ضرور ملے گی ☆ جب

علم والے اور بے علم برابر نہیں تو اطاعت گزار و فرمانبردار اور غافل و نافرمان کس طرح برابر ہو سکتے ہیں☆علم والوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے ڈرتے ہیں☆علمائے کرام کو عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اللہ پاک سے ڈرنا چاہئے☆لوگوں کو بھی اللہ پاک سے ڈرنے کی ترغیب دینی چاہئے☆علم والے بہت مرتبے والے ہیں☆اللہ پاک نے اپنے خوف کو ان (عِلم والوں) میں مُنْحَصَر فرمایا ہے ☆ علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دِین کا علم رکھتے ہوں اوران کے عقائد و اَعمال درست ہوں ۔(تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علماء کو اللہ پاک نے کس قدر بزرگی اور مرتبہ عطا فرمایا ہے، ان فضائل کو مکمل طور پر بیان کرنا تو بہت مشکل ہے۔علماء کی فضیلت و عظمت قیامت کے دن کھلے گی جب عام لوگوں کوتو حساب و کتاب کے لئے روک لیا جائے گا مگر علما کو ان لوگوں کی شفاعت کے لئے روکا جائے گا۔اللہ پاک نے قرآنِ مجید اوراس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احادیثِ طیبہ میں علماء کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔علماء کے بارے میں فرمایا کہ اللہ پاک نے اپنا خوف اور خشیت علماء کے دلوں میں رکھی، علماء کے درجات کو بلند فرمایا، علماء کو دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی، علماء کو علم سکھانے پر غزوات میں شرکت کا ثواب عطا فرماتا ہے، علماء کو آسمانِ ہدایت کے ستارے بنایا، علماء کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصلوۃ والسلام کا وارث (Heir) بنایا، علماء کے لئے مقامِ شفاعت کا وعدہ فرمایا، علماء کو عبادت گزاروں پر فضیلت عطا فرمائی، علماء کو لوگوں کے لئے حقیقی رہنما قرار دیا، علماء کی مجلس کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصلوۃ والسلام کی مجلس کی طرح قرار دیا، علماء کی بے ادبی کو باعثِ ہلاکت قرار دیا، کئی صورتوں میں ان کی بے ادبی کو کفر قرار دیا گیا، علماء کی مجلسوں کو سببِ ہدایت فرمایا، علماء کی کثرت کو باعثِ خیر اور علماء کی قِلت کو باعثِ جہالت قرار فرمایا۔(علم اور علماء ،ص۹۹بتغیر)

علم ہی سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ علمائے کرام کا وجود دِین و دنیا کی سعادتوں اور بے شمار خوبیوں کا جامع ہے۔ یادرکھئے! علمِ دِین کے فوائد میں سے ایک فائدہ خوفِ خدا کا حصول بھی ہے جیسا کہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 8 صفحہ 198 پر ہے کہ خوف اور خَشیَت کا مدار ڈرنے والے کے علم اور اس کی معرفت پر ہے اور چونکہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ پاک کی صفات کی معرفت اور اللہ پاک کی ذات کے بارے میں علم حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہے، اس لئے آپ ہی مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے ’سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’اللہ پاک کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجہ الناس بالعتاب، ۴/۱۲۷، الحدیث: ۶۱۰۱، مسلم، کتاب الفضائل، باب علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالی وشدّۃ خشیتہ، ص۱۲۸۱، الحدیث: ۱۲۷(۲۳۵۶)) (لہٰذا) لوگوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی صحیح طریقے سے معرفت اور علم حاصل کریں تاکہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف زیادہ ہو۔ (صراط الجنان، ۸/۱۹۸)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جو علم رکھتا ہے اسے دوسروں کے مقابلے میں اللہ پاک کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ علم ایک ایسی صفت (Attribute) ہے جو انسان کو اللہ پاک کی رِضا کے مطابق زندگی بسر کرنے پر آمادہ کرتی ہے، اس کی ناراضی والے کاموں سے دُور رکھتی ہے،

جب وہ گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کا انجام بھی اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے، عذابِ آخرت سے بھی خبردار ہوتا ہے، اگر بتقاضائے بشریت کبھی گناہ کر بیٹھے تو فوراً نادم ہو کر توبہ واستغفار کرلیتا ہے۔ یہ خوبی دنیا کے کسی اور علم سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ علمِ دِین ہی انسان میں اللہ پاک کا خوف پیدا کرتا ہے۔

علمِ دِین کے فوائد

حضرتِ سیدنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اللہ پاک کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خوفِ خدا ہے، علم تلاش کرنا عبادت ہے، علم کی تکرار کرنا تسبیح اور علم کی جستجو کرنا جہاد ہے، بے علم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور علم کو اہل پر خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے، علم اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور علم خوف میں باعثِ راحت ہے، علم سفر میں ہم نشین ہے، علم تنہائی کا ساتھی ہے، علم تنگدستی وخوشحالی میں رہنما(Guide) ہے، علم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، علم دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ پاک علم کے ذریعے سے قوموں کو بلندی وبرتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنادیتا ہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے، علماء کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے اور ملائکہ علماء کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں، ان کو اپنے پرَوں سے چھُوتے ہیں، علماء کے لئے ہر خشک وتر چیز، سمندر کی مچھلیاں، جاندار، خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں، علم جہالت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی ہے، علم تاریکیوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے، علم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازل کو پالیتا ہے اور دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے، علم میں غور وفکر کرنا روزوں کے برابر ہے، علم سیکھنا سکھانا نماز کے برابر ہے، علم کے ذریعہ صلۂ رحمی (رشتے داروں سے بھلائی) کی جاتی ہے، علم سے حلال وحرام کی پہچان حاصل

ہوتی ہے، علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کا الہام کیا جاتا ہے جبکہ بدبختوں کو علم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، ۵۲/۱ حدیث: ۸)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزُرگانِ دِین کا شوقِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! علمِ دِین حاصل کرنے والے خوش نصیب کے لئے کیسی کیسی خوشخبریاں ہیں، لیکن یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ جو چیز جتنی اہم ہوتی ہے بسا اوقات اس کو حاصل کرنا بھی اتنا ہی دشوار (Difficult) ہوتا ہے۔ طرح طرح کی رکاوٹیں، پریشانیاں اور مشکلات انسان کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں اور پھر وہی شخص کامیاب ہوتا ہے، جس کے ارادے مضبوط ہوں، نیت صاف ہونے کے ساتھ ساتھ ربِّ کائنات کی ذات پر یقین کامل بھی ہو، کیونکہ علم کا حُصُول ایسی چیز ہے، جسے حاصل کرنے میں نہ صرف دُنیاوی مشکلات سامنے آتی ہیں بلکہ شیطان بھی طالبِ علم دِین کے ذہن میں طرح طرح سے وسوسے پیدا کر کے اس عظیم نعمت سے محروم کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور جس پر شیطان لعین کا یہ وار چل جائے تو وہ اسے اپنی بہت بڑی کامیابی تصور کرتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے جیسا کہ

شیطان کا تخت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے:

بعدِ نمازِ عصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں، اِبلیس کا تخت(Throne) لگتاہے،شیاطین کی کارگُزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے: اس نے اتنی شرابیں پلائیں ، کوئی کہتا ہے ،اِس نے اِتنی بدکاریاں کروائیں (شیطان نے) سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: میں نے آج فُلاں طالبِ علم (دین) کوپڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تخت پر سے اُچھل پڑااور اس کو گلے سے لگالیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی بس)تُونے (زبردست) کام کیا۔ اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ اُنہوں نے اِتنے بڑے بڑے کام کئے، ان کو کچھ نہ کہا اور اس(شیطان کے چیلے) کو(طالبِ علم دین کو صِرف ایک چھٹی کروادینے پر) اتنی شاباش دی! اِبلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اِسی (علمِ دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دینی) عِلم ہوتا تووہ (لوگ) گُناہ نہ کرتے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ سوم ص356)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان جس قدر علمِ دین سیکھنے سکھانے والوں سے دُشمنی رکھتا ہے کسی اور سے نہیں رکھتا اورانہیں علمِ دین سے دُور کرنے کیلئے طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے ۔یہ حقیقت ہے کہ راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دُشواریاں منزل تک پہنچنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بڑے شوق اور لگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا کرتے تھے، آیئے! بطورِ ترغیب چند حکایات ملاحظہ کیجئے:

صحابیٔ رسول کا شوقِ علم

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے وقت میں کم عمر تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا چلو اصحابِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علم حاصل کرلیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ انصاری نے جواب دیا۔ ابنِ عباس تم بھی عجیب آدمی ہو، اتنے اصحاب کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا

ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود علم حاصل کرنے لگ گیا۔ بارہا ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فُلاں صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس فُلاں حدیث ہے میں اس کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ آرام کر رہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلساتی رہتی۔ جب وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متاثر ہو کر کہتے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھتیجے آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے آپ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فُلاں حدیث روایت کرتے ہیں، اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا: نہیں، اس کام کے لئے خود مجھے ہی آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحاب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا: ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔ (سنن دارمي، ۱/۱۵۰، حدیث: ۵۷۰)

دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ | کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے | مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر | رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

محدثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علم

محدّثِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا سردار احمد قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مُطالعہ کرنا شروع کر دیتے۔ جب آپ منظر الاسلام بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے تو ساتھی طلبہ کے سو جانے کے بعد بھی محلہ سوداگران میں لگی لالٹین (Laltern) کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم

ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔(سیرتِ صدرالشریعہ، ص۲۰۱)

بِحَمْدِاللہ کیا شُہرہ ہوا سردار احمد کا کہ اِک عالَم فدائی ہوگیا سردار احمد کا
زبانِ خَلق سے حق نے کیا اِعلانِ سرداری جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا

(حیات محدث اعظم، ص۳۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کس طرح ذوق وشوق سے علم دِین حاصل کرتے اور علم دِین کے حصول میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ کا سامنا کرکے اس کا حل نکال کر علم دِین کو حاصل کرتے۔ بزرگانِ دِین کے ان واقعات کو ذہن میں رکھ کر آیئے! ذرا ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں کہ کیا کبھی ہم نے بھی علمِ دِین کے فضائل جاننے کی کوشش کی، کیا ہم نے کبھی علمِ دین کے حصول کے لئے کوشش کی؟ کیا ہم نے بھی کبھی یہ سوچا کہ علم دِین کے حصول میں ہمارے لئے کیا کیا رکاوٹیں ہیں؟ اور ان کا حل کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی اہلِ علم سے اس بارے میں مشورہ کیا؟ جبکہ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ کاروبار (Business) کے لئے گھنٹوں گھنٹوں بیٹھ کر تجربہ کار لوگوں سے مشاورت کرتے ہیں، کاروباری ترقی اور مسائل کے حل کیلئے ایک ملک سے دوسرے ملک تک کا سفر کرتے ہیں، جبکہ علم دِین کے حصول کے لئے نہ تو ہمارے پاس وقت ہے اور نہ ہی علم دِین کے حصول میں آنے والی رکاوٹوں کا ہمارے پاس کوئی حل موجود ہے۔

علم دِین سیکھنے کے لئے سفر کرنا بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلمِ دِین حاصل کرنے کیلئے سفر کرنا ہمارے بُزرگانِ دِین کا طریقہ ہے، وہ لوگ کئی کئی دنوں اور مہینوں کا سفر اونٹوں، گھوڑوں پر یا پیدل کرکے بڑی محنت اور لگن کے

ساتھ علم حاصل کرتے تھے جبکہ آج ہمارے پاس دورِ جدید کی سہولیات (Facility) موجود ہیں، سفر کیلئے گاڑیاں موجود ہیں جن کے ذریعے مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے، اس کے باوجود بھی ہمارے اندر شوقِ علم پیدا نہیں ہوتا۔ اُس دور کا سفر انتہائی دُشوار ہوا کرتا تھا بعضوں کے پاس تو زادِ سفر بھی نہیں ہوتا تھا اور وہ بھوک پیاس اور گرمی کی شدت اور سفر کی مشقت کو برداشت کرتے ہوئے بڑے شوق سے سفر کرنے والے تھے مگر افسوس! فی زمانہ سفر انتہائی آسان ہو چکا ہے پھر بھی ہمارے اندر علم سیکھنے کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ ہاں! حصولِ دنیا کیلئے اس آسانی سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ دولت کمانے اور کاروبار جمانے کیلئے ہزاروں مِیلوں کا سفر طے کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر بلکہ بیرونِ ملک جانا بھی گوارا کرلیا جاتا ہے۔ کسی کو 3 دن کیلئے مدنی قافلے کی دعوت پیش کی جائے تو ماں باپ، بیوی بچوں اور گھر والوں کی یاد آجاتی ہے مگر مال کمانے کیلئے ان سب سے جدائی بھی برداشت ہو جاتی ہے بلکہ اگر گھر والے منع کریں تو انہیں اس طرح قائل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ میں آپ لوگوں کے مستقبل (Future) کیلئے ہی یہ سب کچھ کر رہا ہوں، بس کچھ سالوں ہی کی تو بات ہے، ہمارے معاشی حالات بہتر ہو جائیں گے، میں قرض کے بوجھ تلے دَب چکا ہوں اس لیے ملک سے باہر جارہا ہوں تاکہ قرض اُتار سکوں وغیرہ وغیرہ باتوں سے گھر والوں کو بھی راضی کرلیتے ہیں۔ افسوس صد افسوس! ہم مال و دولت کمانے کیلئے تو سُہانے سپنے دیکھتے ہیں، دولت بڑھانے کی نئی نئی ترکیبیں بھی سوچتے ہیں اور شب و روز مال کے جال میں پھنس کر سفر کرنے کے لئے بیقرار اور سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے تیار رہتے ہیں لیکن علمِ دِین سیکھنے کے لئے مسجد درس میں چند منٹ بیٹھنے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی فرصت نہیں، گھر میں بیٹھے بٹھائے مدنی چینل کے ذریعے معلومات کا ڈھیروں خزانہ سمیٹنے کو

ہمارا دل نہیں چاہتا اور راہِ خدا میں 3 دن مدنی قافلے میں سفر کیلئے گھر والوں سے جُدائی ہم سے برداشت نہیں ہوتی۔ حالانکہ جو لوگ علمِ دین کے حصول کیلئے راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں وہ بڑے سعادت مند ہوتے ہیں، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ پاک اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے، بے شک فرشتے علم حاصل کرنے والے کے عمل سے خوش ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالمِ دین کیلئے استغفار کرتی ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، ۱/۱۴۵، حدیث:۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی مذاکرہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **”علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔“** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی مذاکرے کا سِلْسلہ شُروع کیا جو 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائدواَعمال، فضائل ومَناقِب، شریعت وطریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات، معاشی ومُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے بارے میں مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں، ☜ مدنی مذاکرے کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔

مدنی مذاکرے کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات(Islamic Information) کے ساتھ ساتھ اَخلاقی اور تنظیمی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔

چنانچہ

فیشن کا دلدادہ سُدھر گیا

لیہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی سنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں مخمور تھے، نت نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات ولغویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذکرِ الٰہی سے یکسر غافل ہو چکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں "مدنی مذاکرہ" سننے کی سعادت مل گئی، اس کی برکت سے ان کی زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا "انمول خزانہ" لُوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ کی کرنوں سے ان کا تاریک دل روشن ہو گیا، سابقہ زندگی پر ندامت ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن (Fashion) کی نُحُوست سے جان چھڑائی اور سنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مصمم کر لیا اور جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا لیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُر نور کر لیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا۔ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر ان کا معمول بن گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرعی مسائل حل کرنے کا انوکھا انداز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا ہے کہ حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے جلیل القدر امام کا شمار حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے، ایک مرتبہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے استاد حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں ایک رات قیام فرمایا، جب رات ہوئی تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل کی ادائیگی کے لیے اللہ کریم کی بارگاہ میں کھڑے ہوگئے جبکہ حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بستر پر ہی آرام فرمارہے، جب فجر کا وقت ہوا تو امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی، امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر بے حد تعجب ہوا، آپ سے بے وضو نماز ادا کرنے کا سبب پوچھا تو حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: آپ نے ساری رات نوافل ادا کرکے فقط اپنے لیے عمل کیا جب کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اُمّت کے لیے یہ عمل کیا کہ ساری رات بستر پر لیٹے لیٹے قرآن شریف سے مسائلِ دینیہ نکالتا رہا اور اس رات میں نے ہزار سے زائد مسائل نکالے ہیں۔

حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے آپ کا یہ جواب سنا، تب سے ہی میں اپنی شب بیداری پر آپ کی شب بیداری کو ترجیح دیتا ہوں۔ (مناقب الامام الاعظم للکردری، ۲/ ۱۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مدنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً اللہ

والوں کا لمحہ لمحہ عبادت وریاضت میں بسر ہوتا ہے، اللہ والے اپنے قیمتی اوقات کی قدر کرتے ہوئے انہیں فضولیات میں ضائع نہیں کرتے، اللہ والے قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ میں غور وفکر کے سمندر میں غوطہ زَن رہتے ہیں، اللہ والوں کا حافظہ بہت ہی مضبوط (Strong) ہوتا ہے، اللہ والوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی کا حقیقی جذبہ موجود ہوتا ہے، اللہ والے علم سے محبت کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے ہوتے ہیں جیسا کہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردِ رشید امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سنا کہ آپ نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر صرف ایک رات میں قرآنِ کریم میں غور وفکر کرکے ایک دو نہیں بلکہ ہزار مسائلِ شرعیہ نکال لئے۔ اے کاش! عبادت و رِیاضت، وقت کی قدر واہمیت، قرآنِ کریم میں غور و فکر، اُمتِ محمدیہ کی خیر خواہی اور اشاعتِ علمِ دین کی یہ عظیم نعمت اللہ کریم ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں بھی علمِ دین سیکھ کر اس پر عمل کرنے اوراسے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین کے حصول کیلئے ہمیں بھی اپنا ذہن بنانا چاہئے کیونکہ جب تک انسان کسی کام کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو، وہ کام کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو، مشکل لگتا ہے، مگر جب اُس کام کو کرنے کا پختہ ذہن بنالیا جائے اور اس کیلئے کوشش بھی کی جائے تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہوجاتا ہے۔

علم دِین کے فضائل و فوائد اور بُزرگانِ دِین کے شوقِ علم اور حُصولِ علم کے واقعات سُن کر ہمارے اندر بھی شوقِ علم پیدا ہوا ہوگا لہٰذا دنیا وآخرت کی بہتری کیلئے اس جذبے کو عملی جامہ

پہناتے ہوئے علم دِین سیکھنے میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ یاد رکھئے! جس طرح کھانا پینا ہمارے جسم کی غذا (Diet) ہے، اسی طرح علم ہمارے دل کی غذا ہے، اگر جسم کو کھانا نہ دیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے اور مسلسل کئی روز تک بھوکا رہنے کی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے، اسی طرح علم دل کی غذا ہے اگر دل کو علم کے نور سے منور نہ رکھا جائے تو وہ بھی مُردہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ

دل کی غذا علم و حکمت ہے

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا فتح مُوصلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حاضرین سے پوچھا: جب مریض کو کھانے پینے اور دواء سے روک دیا جائے تو کیا وہ مر نہیں جاتا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: یہی معاملہ دل کا ہے جب اسے 3 دن تک علم و حکمت سے روکا جائے تو وہ بھی مر جاتا ہے۔

امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا فتح مُوصلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے سچ فرمایا کیونکہ دل کی غذا علم و حکمت ہے اور ان دونوں سے دل زندہ رہتا ہے جیسے جسم کی غذا کھانا پینا ہے پس جس نے علم کو نہ پایا اس کا دل بیمار ہے اور اس کی موت یقینی ہے لیکن اسے اس بات کا شعور نہیں ہوتا کیونکہ دنیا میں مشغولیت اس کے احساس کو ختم کر دیتی ہے اور جب موت ان مشاغل کو ختم کر دیتی ہے تو وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے بے انتہا افسوس ہوتا ہے اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان: اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوۡا اِنۡتَبَہُوۡا۔ یعنی لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مر جائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔ سے یہی مراد ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان ثوری، ۷/۵۴، حدیث: ۹۵۷۶)

(لباب الاحیاء، ص ۲۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کونسا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق عِلمِ دِین سیکھنے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ** یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجہ، ج۱، ص۱۴۶، حدیث: ۲۲۴)

اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سا علم ہے جس کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے اور جس کو حاصل کرنے کا پیدائش سے لے کر موت تک حکم دیا گیا ہے اور اگر اس کے حصول میں چِین (China) جیسے دُور دراز ملک میں جانے کی مشقت اور تکلیف بھی اُٹھانا پڑے تو ضرور اُٹھائے مگر علم حاصل کرے۔ (چین سے ملکِ چین مراد نہیں ہوتا بلکہ بہت دُوری کا سفر بیان کرنا مقصود ہے یعنی اگر حصولِ علم کی خاطر دُور دراز سفر کرنا تمہارے لئے ممکن ہو تو وہاں جا کر بھی علم حاصل کرو۔)

ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تمام علوم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۱۰۲۹) تو پھر اس سے کیا مراد ہے۔ آیئے! اس بارے میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا ہے، اس کا آسان لفظوں میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

آپ فرماتے ہیں: سب میں اَوَّلین و اَہَم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائد کا علم حاصِل کرے۔ جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مُخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجِر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (وزمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وعَلٰی

ھٰذَاالْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالغ مرد وعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک فتوے سے معلوم ہوا کہ ہر عاقل و بالغ، مرد عورت پر عقائد کا علم سیکھنا، وضو، غسل، نماز اور روزہ کے مسائل سیکھنا، صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل، حج فرض ہونے پر حج کے مسائل، کاروبار کرنے والوں پر خرید و فروخت کے مسائل سیکھنا فرض ہے۔ آیئے! اب ہم اپنے بارے میں غور کرتے ہیں کہ ہم پر کون سا علم سیکھنا فرض ہے اور ہمیں اس کی کتنی معلومات (Sciences) ہیں۔ سب سے پہلے عقائد کے علم کو ہی لے لیجئے۔ علمِ عقائد ایک اہم علم ہے اس میں یہ بیان ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی ذات وصفات کے بارے میں مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہئے، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضراتِ صحابہ اور اولیاء رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہئے، قیامت واحوالِ قیامت کیا ہیں، جنّت و دوزخ کسے کہتے ہیں اور ان کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے، کن کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور کن چیزوں کا انکار آدمی کو کفر و گمراہی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں پھینک دیتا ہے اور کون سے ایسے افعال ہیں جن کے کرنے سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ ہمیں ان عقائد کی کتنی معلومات حاصل ہیں؟ ہم میں سے کتنے لوگوں نے ان عقائد (Trends) کے بارے میں دِینی کتابوں کا مطالعہ کیا؟ یا کسی سُنی عالم صاحب کے پاس جا کر یہ علم سیکھنے کی کوشش کی؟ ہمارے معاشرے میں بہت سے نادان ایسے ہیں جو اپنی لاعلمی کی وجہ سے اللہ کریم کی ذات پر اعتراضات کر بیٹھتے ہیں، ہنسی مذاق میں فرشتوں، جنّت و دوزخ کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک جاتے ہیں اور اس طرح اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں

---

[1]...ماخوذاز فتاوٰی رضویہ ، ۲۳/۶۲۴، ۶۲۳

اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔اس بارے میں ڈھیروں **معلومات** حاصل کرنے کیلئے ،امیرِ اہلسنت،بانیِ دعوتِ اسلامی کی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کامُطالَعہ بے حد مفید ہے۔اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کوڈاؤن لوڈ (Download) کر کے پڑھ لیجئے۔

عبادات کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح عبادات کرنے سے پہلے بھی اس بارے میں **علم** ہونا ضروری ہے۔ہم میں سے کئی لوگ ایسے بھی ہوں گے جو کئی کئی سالوں سے نمازیں پڑھ رہے ہوں گے مگر ہو سکتا ہے کہ انہیں نماز کے فرائض وشرائط معلوم نہ ہوں،کوئی نماز کے واجبات سے ناواقف ہو گا،کسی کی قراءت درست نہیں ہوگی توکسی کو سجدہ کرنے کا درست طریقہ معلوم نہیں ہو گا۔یہی حال روزہ رکھنے والوں کا ہے کہ مدتوں سے ہر سال ماہِ رمضاں کے روزے رکھتے ہیں اورایک روزہ بھی چھوڑنا گوارا نہیں کرتے مگر کیا ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ روزہ کن چیزوں سے ٹُوٹ جاتا ہے؟وہ کون سے کام ہیں جن سے روزے کا کفارہ لازم آتا ہے یا قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟اسی طرح جن خوش نصیبوں کو حج کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو کیا انہیں حج کے مسائل،عمرہ کرنا ہے تو عمرے کے مسائل معلوم ہوتے ہیں؟بعض نادان ایسے بھی ہوتے ہیں جو حج کی معلومات حاصل کرنے کے بجائے یوں کہتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ،وہاں جو سب لوگ کر رہے ہوں گے اُنہی کی دیکھا دیکھی ہم بھی کر لیں گے۔ذرا غور کیجئے!اتنا پیسہ خرچ کرنے،ملک اور گھر بار بیوی بچوں سے دُور رہنے کے بعد بھی اگر ہمارا فرض حج ادا نہ ہو تو پھر ان سب قربانیوں کا کیا فائدہ؟لہٰذا نماز روزے اور حج وعمرہ کے بارے میں مفید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی ان کتب **"نماز کے احکام"** **"فیضانِ رمضان"** اور **"رفیق**

الحرمین ”کا مطالعہ کیجئے۔یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے پڑھ لیجئے۔

زکوٰۃ کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح زکوٰۃ بھی دِینِ اسلام کا ایک اَہَم رُکن (Pillar) ہے جو صاحبِ نصاب شخص پر فرض ہوتی ہے۔ مگر ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جنہیں صاحبِ نصاب کا مفہوم بھی معلوم نہیں ہو گا، زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے، کتنے مال پر کتنی زکوٰۃ بنتی ہے، زکوٰۃ کے اصل مستحق کون لوگ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کے بارے میں بہت سے مسائل سے ہماری اکثریت لاعلم ہوتی ہے جس کی وجہ سے شرعی طور پر جتنی زکوٰۃ بنتی ہے وہ پوری ادا نہیں کرتے اور گنہگار ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی دو (2) کتب **"فیضانِ زکوٰۃ"** اور **"فتاوی اہلسنت احکامِ زکوٰۃ"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُصُولِ عِلْم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ہر ایک کو اپنی ضرورت کے مطابق عِلمِ دِین سیکھنا چاہیے۔ علم دین حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں مثلاً (۱) جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا (۲) علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا (۳) مکتبۃ المدینہ کی کتب ورسائل کا مُطالعہ کرنا (۴) عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنا (۵) سو فیصدی اسلامک چینل مدنی چینل کے معلومات سے بھرپور سلسلے دیکھنا اور (۶) 12 **مدنی کام** بالخصوص ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شریک ہونا۔ اگر ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے اِنْ شَآءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی قدر ہماری معلومات اور علمِ دِین میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مگر یاد رہے! صرف علم سیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ علم حاصل کرنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ جو علم سیکھا اس سے فائدہ بھی اٹھایا جائے اور علم سے نفع اٹھانا یہ ہے کہ اس علم پر عمل کیا جائے کہ یہ علم میں اضافے کا سبب ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ'' جس نے اپنے علم پر عمل کیا تو اللہ پاک اسے ایسا علم عطا فرمائے گا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، ۱۰/۱۳، حدیث: ۱۴۳۲۰)

اَحکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خُلوص کا بنا یاربّ مصطفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

علم پر عمل کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ علم کے بعد اس پر عمل کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ محض علم کے حصول ہی کو سب کچھ سمجھ لینا اور عمل کی طرف رغبت نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه اپنے ایک عزیز شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اے نُورِ نظر! نیک اعمال سے محروم اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا اور اس بات کو یقینی جان کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی بروزِ حشر تیرے کام نہ آئے گا۔ جیسا کہ ایک شخص جنگل (Verdigris) میں ہو اور اس کے پاس 10 تیز اور عمدہ تلواریں اور دیگر ہتھیار ہوں، ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو اور اسے جنگ کرنے کا طریقہ بھی آتا ہو، ایسے میں اچانک ایک خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے! تو تیرا کیا

خیال ہے کہ استعمال کے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اسے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟ یقیناً تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ان ہتھیاروں کو استعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جا سکتا۔ لہٰذا اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لو! کہ اگر کسی شخص کو ہزاروں علمی مسائل پر عبور حاصل ہو اور وہ اس کی تعلیم بھی دیتا ہو، لیکن اس کا اپنے علم پر عمل نہ ہو، تو اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔(ایھا الولد، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک **"مجلس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختصر سے عَرصے میں جو تَرقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مکتبۃُ المدینہ سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دیگر علمائے اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کی کتابیں زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے پُھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کے تعاون

سے **"دارالافتاء اہلسنّت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

26 رمضان کی مناسبت سے ذکرِ عطار

اَمیرِ اَہلسنّت ،بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ولادتِ مبارکہ 26 رَمَضانُ المبارَک 1369ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی میں ہوئی۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آباء واجداد ہند کے ضلع گجرات میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک نامی اور پارسائی اپنے علاقے میں مشہور تھی۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ بُزُرگوار حاجی عبد الرحمٰن قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باشرع اور پرہیز گار شخص تھے، اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، انہیں بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں، دنیاوی مال ودولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے سخت ترین آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر مدنی تربیت کی جس کا منہ بولتا ثبوت خود امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتّٰی کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واِجازت سے بھی نوازا۔ اَمیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دِل اتباعِ سُنّت کے جذبے سے سرشار ہے، آپ نہ صرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سُنّت سے آراستہ کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تعارفِ امیرِ اہلسنت، ص۱۰-۳۸،۱۸،۱۵،۱۱، ملخصاً وملتقطاً)

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری | تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار | یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا | فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں | میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ (عالِم دین و عالِمہ بنانے والا شعبہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبۂ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک و بیرونِ ملک)	546 (پانچ سو چھیالیس)
طلبۂ کرام وطالبات کی تقریباً تعداد	تقریباً 40109 (چالیس ہزار ایک سو نو)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 4124 (چار ہزار ایک سو چوبیس)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	6871 (چھ ہزار آٹھ سو اکہتر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجت مَندوں اور ضرورت مند رِشتہ داروں کی مالی امداد کرنا عظیم کارِ خیر ہے، اسی طرح زکوٰۃ، صَدَقات وعَطِیّات وغیرہ کے ذریعے عِلمِ دِین کے فَروغ کی خاطِر عِلمِ دِین حاصِل کرنے والے طَلَبہ وطَالِبات کی مالی امداد کرنا بھی

بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔یاد رہے! دیگر حاجَت مَندوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑ کر مَدارِس المدینہ وجامعۃ المدینہ میں قِیام پذیر ضرورت مند طَلَبائے کرام کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ ثواب کا کام ہے۔چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کِتاب "ضِیائے صَدَقات" کے صفحہ 172 پر ہے:حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں:ایک عالِم کا مَعْمُول تھا کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیح دیتے۔اُن سے عَرض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ دیں تو کیا وہ اَفْضَل نہیں؟جواب دِیا:یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ پاک کے ذِکْر و فِکْر میں رہتے ہیں اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشَاغِل میں خَلَل آئے گا لہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔جب حضرت سَیِّدُنا جُنَیْد بَغْدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا:یہ شَخْص اللہ پاک کے ولیوں میں سے ہے،میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔ (ضیائے صدقات،ص۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ میں سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے،اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا،ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کرسکے گا اور دِینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہوسکے گی۔لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔(ضِیائے صَدَقات،ص۱۷۳)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں زیرِ تعلیم مستحق طلبہ و طالبات کی زکوۃ وصدقات وغیرہ کے ذریعے ان کی مدد جاری رکھیں،تاکہ ان کے سبب دِین کا کام خوب مضبوط

ہو اور بُرائیوں کا خاتمہ ہو۔ آیئے! ہم سب نیت کرتے ہیں کہ اپنی طاقت کے مطابق جامعات المدینہ میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی مالی امداد کرکے اپنے لئے راہِ جنت کو آسان کرنے کا سامان کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆بقدرِ ضرورت عِلْمِ دِین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

☆ عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا ہمارے بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے۔

☆ عِلْمِ دِین حاصل کرنے والوں کی اللہ پاک مشکلات حل فرماتا ہے۔

☆ عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

☆ عِلْمِ دِین سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔

☆ عِلْمِ دِین سیکھنے والے کیلئے زمین وآسمان میں رہنے والے حتّٰی کہ پانی میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

☆ علمِ دین سے جہاں جہالت دُور ہوتی ہے وہیں درست طریقے سے عبادت کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں علم دین حاصل کرنے اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھنے والے کیلئے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! علم سیکھنے والے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو

آدمی علم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳) (2) فرمایا: جو شخص علم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (طبرانی کبیر، ۸/۵۵، حدیث: ۷۳۵۰) ☆ علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزرگانِ دِین کی سنت ہے۔(40 فرامین مصطفی، ص ۲۳) ☆ علم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص ۱۳) ☆ علم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔(الفردوس بماثور الخطاب، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱) ☆ علم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۸) ☆ خوشامد کرنا مؤمن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر علم حاصل کرنے کے لئے خوشامد کر سکتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳) ☆ ایسے سوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۹) ☆ علم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔(المعجم الاوسط، ۱/۲۰۴، حدیث ۶۸۹) ☆ جب کسی عالمِ دِین سے کوئی سوال کرنا ہو تو ادباً اس سے سوال پوچھنے کی اجازت طلب کر لی جائے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۶) ☆ علم میں زیادتی تلاش سے اور واقفیت سوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ۱/۱۲۲، حدیث: ۴۰۲) ☆ تحصیلِ علم کیلئے بہترین وقت ابتدائی جوانی، وقتِ سحر اور مغرب وعشاء کے درمیان کا وقت ہے۔ لیکن یہ بات تو افضلیت کی تھی مگر ایک طالبِ علم کو تو ہر وقت تحصیلِ علم میں مستغرق رہنا چاہیے۔(راہ علم، ص ۷۳) ☆ طالب علم کو لڑائی جھگڑے سے بھی گریز کرنا چاہیے کیونکہ جھگڑا اور فساد وقت کو ضائع کر کے رکھ دیتا ہے۔(راہ علم، ص ۴۷) ☆ طالبِ

علم کو راہِ علمِ دِین میں آنے والے مصائب اور ذِلّتوں کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔(ایضاً، ص۸۰) ☆طالبِ علم جتنا زیادہ پرہیز گار ہوتا ہے اس کا علم بھی اسی قدر نفع بخش ہوتا ہے۔ (ایضاً، ص ۸۱)☆طالبِ علم کو چاہیے کہ ہر وقت کتابیں اپنے ساتھ رکھے تاکہ وقتِ فُرصت ان کا مطالعہ کیا جاسکے ۔(ایضاً، ص۸۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

[1]...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[2] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[3] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵